بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ھاد کوریڈور میں کھڑا موبائل پر مصروف تھا تبھی وہ اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ پلٹا۔

"یہ رہی آپکی اسائینمنٹ"

ایشال نے ہاتھ بڑھا کر اسکی طرف ایک فائل کی۔ھاد کو اچھنبا ہوا تھا۔وہ ان میں سے کسی کو بھی "آپ" نہیں کہتی تھی۔لیکن وہ ھاد کو "آپ" ہی کہہ رہی تھی۔اسکا دماغ الجھا تھا مگر اسنے سر جھٹکتے اس سے وہ فائل لے لی۔

"بہت شکریہ" ھاد نے مسکراتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا۔

"کوئی بات نہیں۔آپ دیکھ لیں کہ سب ٹھیک ہے کسی چینجنگ کی ضرورت تو نہیں" ایشال کندھے پہ لٹکے بیگ کے سٹریپ کو ٹھیک کرتے بولی۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔میں بس ابھی سبمٹ کروا دیتا ہوں۔"ھاد نے مسکراتے ہوئے اس پہ نگاہیں مرکوز کیے کہا تو ایشال بھی جواباً مسکرا دی۔

"آپ بھی چلیں گی" ھاد نے تکلفاً اس سے پوچھا۔کیونکہ اسے یہاں اکیلا چھوڑ کر جانا مناسب نا تھا خاص کر تب جب وہ اسکا احسان مند تھا۔

اس سے پہلے کہ ایشال کوئی جواب دیتی۔ایک لڑکی ھاد کے مقابل کھڑی ہو کر ھاد کی آنکھوں پر اپنے ہاتھوں کی پٹی باندھ گئی۔

ایشال نے اس لڑکی کو دیکھا۔سفید دودھیہ رنگت, بھوری آنکھیں, سرخ گلابی ہونٹ! سٹائلش کٹ کیے ہوئے ہلکے بھورے بال۔بے شک وہ نہایت خوبصورت تھی۔ایشال نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری۔

"who is this"?

ھادنے اسکے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھتے ٹٹولتے ہوئے کہا-

"رمشہ" چیختے ہوئے اس لڑکی کی طرف سے کہا گیا-

"وہاٹ! تم آہی گئی آج یونی" ھادنے اسکے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا-

وہ دونوں اب چہک چہک کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے-ایشال کو اپنا وجود وہاں غیر ضروری محسوس ہوا-وہ سر جھٹکتے آگے بڑھ گئی-

☆☆☆☆☆

"اوکے گائیز.... ذرا آپ سب متوجہ ہوں-"

کینٹین کے ایک بڑے میز پر ھاد, ریان, جنید, رمشہ, ندا اور ایشال موجود تھے-جب ریان نے اپنا گلہ کھنگارا-

سب لوگ اسکی طرف متوجہ ہو گئے-

"چونکہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ ندا کی برتھ ڈے صرف دو دنوں کی دوری پر ہے تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں.... یعنی ہم لوگ, اس دن کو نہایت خاص بنانے کی مکمل کوشش کریں گے-"ندا نے ناسمجھی سے ریان کی جانب دیکھا-

"اوہ وہ کیسے" سوال رمشہ کی طرف سے پوچھا گیا تھا-

"خیر اب رمشہ بھی ہمارے گینگ کا حصہ ہے تو....." ریان کا انداز جتانے والا تھا-

"تم اور ایشال مل کے....."

"ویٹ ویٹ ویٹ! تم لوگ مجھے سرپرائیز پارٹی دینے کا سوچ رہے ہو نا" ندا نے ریان سے پوچھا-تو ریان نے اپنا سر ہاں میں ہلایا-

"تو بدھو!! میرے سامنے ہی ساری پلیننگ کیوں کر رہے ہو" ندا کھا جانے والے انداز میں بولی-

"اوووووووہ" ریان نے خود پر افسوس ظاہر کیا-سب نے قہقہہ لگایا-

"تو ندا پھر تم جائو یہاں سے-تاکہ ہم لوگ کچھ ڈیسائیڈ کر سکیں-" جنید کھڑدڑے لہجے میں بولا-ریان نے دانت پیستے ٹیبل کے نیچے سے اسکے پائوں پر اپنا پیر پوری قوت سے رکھا-

جنید نے بامشکل اپنی چیخ دبائی-

"حد ہے ویسے!!" ندا غصے سے کہتی اپنا بیگ کاندھے پر ڈالتی اٹھی اور وہاں سے پیر پٹکتی چل دی-

جبکہ ریان اپنا سر پیٹتا دل میں جنید کو لعنت ملامت کرتا ندا کے پیچھے اسے منانے کی غرض سے چل دیا-

☆☆☆☆☆

New Era Magazine

"ایشال آج کاشان آیا تھا"

ایشال شام کو یونیورسٹی سے گھر پہنچی تھی-وہ فریش ہو کر نیچے آئی تھی اور ابھی وہ لائونج میں آکر ساجد سے ملی ہی تھی کہ ساجد اس سے مخاطب ہوئے-

"اچھا...مجھے اس نے نہیں بتایا"ایشال بے فکرے سے لہجے میں کہتی صوفے پر ٹانگیں سمیٹے بیٹھ گئی-

"ہاں وہ اپنی فیملی کے ساتھ آیا تھا"ساجد شاہ نے اسے مزید آگاہ کیا-

آمنہ بیگم چائے کی کیتلی اور چند کپ ٹرے میں سجائے کچن سے برآمد ہوئی اور ان کے پاس آگئی-

میز پر ٹرے رکھ کر اب وہ کپوں میں چائے بنا رہی تھی-

"ہیں.....خیریت!"ایشال اب پہلی بار سنجیدہ ہوئی تھی-

آمنہ نے ایک کپ ساجد کی طرف بڑھا دیا-

"ہاں وہ لوگ شادی کے بارے میں بات کرنے آئے تھے-"چائے کا کپ ہاتھ میں لیتے ہوئے ساجد نے اسے بتایا-

"لیکن کیوں...میرا مطلب اتنی جلدی!-ہم نے تو تین سال بعد کا سوچا تھا نا-"ایشال بے حد حیرانی سے بولی تھی-

آمنہ نے ایک کپ اسکے سامنے سرکایا تھا-اور خود بڑے مطمئین انداز میں چائے کا کپ اپنے لبوں سے لگالیا تھا-

"مگر وہ جلدی کا کہہ رہے ہیں-وہ اسی سال کے آخر میں کرنے کا سوچ رہے ہیں-"ساجد شاہ بڑے مطمئین انداز میں اسے حیرت کے جھٹکے دے رہے تھے-

"لیکن کاشان نے تو مجھسے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی-"وہ اب مزید پریشان ہو چکی تھی-

"شاید وہ تمہیں سرپرائیز دینا چاہتا ہو"اب کی بار گفتگو میں مداخلت آمنہ بیگم نے کی تھی-

ایشال توفق چہرے سے انہیں دیکھ رہی تھی-

"اور آپنے ان سے کیا کہا"ایشال نے ساجد شاہ سے پوچھا-جو چائے کی چسکیاں لے رہے تھے-

"فی الحال تو کچھ بھی نہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس بات میں کوئی مزاحقہ نہیں ہے-"

ایمان بری طرح جھنجھلائی تھی-

"آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں"وہ بڑی مشکل سے اپنی آواز کو دھیمار کھ پائی تھی-

آمنہ بیگم نے چونک کر اسکی طرف دیکھا-

"کیوں اس میں برائی کیا ہے, ایک نا ایک دن تو تمہاری شادی ہونی ہی ہے نا اور ویسے بھی اس سال کے آخر میں تم اپنی پڑھائی مکمل کر لو گی"آمنہ بیگم نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا تھا-

"لیکن....."ایشال اپنا جملہ مکمل نہیں کر پائی تھی-کیونکہ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اسے بولنا کیا ہے-

New Era Magazine

"اتنی لمبی کورٹ شپ کا کیا مقصد ہے-جان تو تم چکی ہی ہو اسکو, تمہارے کہنے پر ہی تو منگنی کی تھی اس سے" ساجد شاہ نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا تھا-

ایشال کچھ نہیں بول پائی تھی-وہ ٹھیک کہہ رہے تھے, ایشال نے ہی ان سے کہا تھا کہ وہ اسکی کاشان کے ساتھ منگنی کروادیں-اور اب وہ اس سال کے آخر میں اس کی شادی کا سوچ رہے تھے-ایشال لب بھینچتے وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گئی تھی-

☆☆☆☆☆

وہ سب لوگ اس وقت ندا کے بنگلے میں ایک مخصوص جگہ پر جنم دن کے جشن کی تیاریاں کرنے میں مصروف تھے-

ندا کو ایشال سیلون ڈراپ کر آئی تھی تاکہ وہ لوگ اسے سوکالڈ سرپرائیز دے سکیں-

"یار کیا کر رہا ہے تجھے کچھ نہیں کرنا آتا.... نکما کہیں کا..... بس کھلائی جائو اسے..... پیٹ ہی پیٹ ہے دماغ تو ہے ہی نہیں"

ریان جھنجھلاتے ہوئے لیدر پہ کھڑے جنید کو صلواتیں سنا رہا تھا-جو بڑی مشکل سے اپنا توازن برقرار رکھتے ہوئے رنگ برنگی بتیاں پودوں اور درختوں کے ساتھ لگا رہا تھا-

New Era Magazine

اسنے خفگی سے نیچے دیکھا اور پھر تنک کے بولا-

"تو ساری بکواس میرے ساتھ ہی کیوں کرتا ہے اسے دیکھ.... وہ کب سے موبائل پہ ٹچ ٹچ لگا ہے مگر مجال ہے جو تیری نظر اس پر گئی ہو-" جنید ھاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا-

"تو رک میں اسکی خبر لیتا ہوں" ریان اتنا کہتا لیدر کو چھوڑ کر ھاد کی طرف بڑھا ہی تھا-جب جنید کا توازن برقرار نا رہ سکا اور وہ دھڑام سے نیچے گرا تھا-

"آہ" ایک دبی دبی سی چیخ اسکے منہ سے نکلی-

ریان اور ھاد چونک کر اسکی طرف بھاگے-

"ٹھیک تو ہے ؟" ھاد نے تفکر سے پیشانی پہ بکھرے بال پیچھے کرتے ہوئے پوچھا-

"ہاں.... لگتا تو ہے" جنید چہرے کے مختلف زاویے بنائے اپنا گھٹنہ ہاتھوں میں دبائے بولا-

"ابے تو پیچھے ہٹ... تیرا نہیں زمین کا پوچھا ہے" ھاد اس کی طرف کن اکھیوں سے دیکھتا قدرے سنجیدگی سے بولا-

"رک تیری تو.... اگر میں اٹھ گیا نا تو تجھے چھوڑونگا نہیں" جنید اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا قسم اٹھاتے ہوئے بولا-

"پہلے اپنی فکر کر" ریان نے اسے ٹھینگا دکھاتے ہوئے کہا اور دور کھڑی رمشہ اور ایشال کی طرف بڑھ گیا-

"چل اب خود ہی اٹھ جا پکڑ کے...اس سے زیادہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا" ھادی نیچے جھکتے ہوئے اپنا کندھا اسکے سامنے پیش کرتے ہوئے بولا-

جنید دانت پیستے ہوئے اسکا کاندھا پکڑ کے اٹھ کھڑا ہوا-

" گرلز!! کیا چل رہا ہے, کہاں تک پہنچی ہو تم دونوں" ریان ان کے قریب آتا ٹیبل پر ہاتھ ٹکائے ان سے مخاطب ہوا-

"یہ بس ہو ہی گیا ہے.....بس ان پیپرز کو شیپ دینی ہے اور پھر اسے اسکی پوزیشن پہ لگا دینا ہے-" رمشہ نے جواب دیا-

ایشال ٹیبل پر جھکی رنگ برنگے چارٹس کو کاٹنے میں مصروف تھی-

"چلو گوڈ ہو گیا....اور....اممم باقی سب تو پرفیکٹ ہے...ہے نا؟"اس نے ارد گرد عقبی نگاہ دوڑائی-

"ہاں سب پرفیکٹ ہے سوائے جنید کے" ھادی دور سے انکی طرف چلا آرہا تھا-

"اسے کیا ہوا" ایشال نے چونک کر چہرہ اوپر کرتے پوچھا-

ھادی نے اس کی طرف دیکھا اور پھر کندھے اچکائے-

" گر گیا تھا وہ یار....اب بس ہم پہ ایویں غصہ نکال رہا ہے-" ریان چہرے کو خم دیتا بولا-

"اوہ وہ کیسے....اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی" ایشال نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی قینچی ایک طرف رکھتے تفکر سے پوچھا-

"اوہ گوڈ فوربیڈ ایشال !.....اگر کچھ ہوا ہوگا تو زمین کو ہی ہوا ہوگا, جنید کو کچھ نہیں ہوا ہوگا"

رمشہ نے کھلکھلاتے ہوئے ھاد کی طرف ہاتھ بڑھایا جس پر ھاد نے مسکراتے ہوئے تالی ماری-

ایشال نے ان سب کے مسکراہٹ بھرے چہروں کو نظرانداز کیا اور پریشانی کے عالم میں

تھوڑے فاصلے پر بینچ پر بیٹھے جنید کی طرف بڑھ گئ-

"آر یو اوکے" وہ جنید کے سامنے کھڑی ہوتے ہوئے بولی-

جنید نے اپنا دیہان اپنے گھٹنے سے اسکی طرف منتقل کیا-

"یس.... آئ تھنک سو"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ایشال بھی مسکرا دی-

"یہ دیکھو.... اسکو کہتے ہیں دوست! تم لوگ تو دوست کے نام پہ دھبہ ہو دھبہ....ڈوب مرو

تم دونوں" جنید دور کھڑے ھاد اور ریان کو دیکھتا ہوا للکارتے ہوئے بولا-

ریان نے اپنا دائیاں ہاتھ اپنے کندھے کے برابر کرتے ہوئے اسے دو بار جھٹکا دیا جیسے کہہ رہا ہو

"دفع ہو"-

جنید نے وہی بیٹھے بیٹھے اسے دایاں ہاتھ اٹھا کے پانچ انگلیاں دکھائ یعنی لعنت....

"ویسے ایک بات ہے, تمہاری دوست ندا نا کوئ انت قسم کی منحوس ہے-"اب جنید دوبارہ

سے ایشال کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا جو اس کے قریب ہی بینچ پر بیٹھ گئ تھی-

"ہاہاہا.... تمہیں اس سے مسئلہ کیا ہے" ایشال نے دلچسپی سے اس سے پوچھا-لوگوں کی

psychi جاننا تو ہمیشہ سے اسکا شوق تھا-وہ طرح طرح کے لوگوں سے ملتی...ان سے

ملاقات کرتی, ان کے ذہنوں کو پڑھنے کی کوشش کرتی اور اب بھی وہ یہی کر رہی تھی-

"مسئلہ مجھے اس سے نہیں اس کے Attitude سے ہے-"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا-

"کیا مطلب!"ایشال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا-

"تم نے نہیں دیکھا کیا کہ وہ کس طرح ریان پر حکم چاہتی ہے اور ویساوہ نامرد, اسکے پیچھے دم ہلا ہلا کے پھرتا ہے-"

ایشال نے اسکی بات پہ قہقہہ لگایا-

"ارے یہ تو محبت ہے نا, اور محبت میں تو کسی نا کسی کو جھکنا ہی پڑتا ہے نا"وہ بڑے میٹھے لہجے میں اس سے گویا ہوئی تھی-کچھ لوگوں کے ساتھ بڑے میٹھے لہجے میں بات کرتی تھی اگر اسکا موڈ اچھا ہو تو.... یہی میٹھا لہجہ لوگوں کو اسکا مرید کر دیتا تھا-اسکے کلاس فیلوز اسے Honey queen کہتے تھے-

"ہاں ضرور جھکنا چاہیے مگر ہمیشہ صرف ایک ہی کیوں جھکے؟"جنید اب قدرے جھنجھلاتے ہوئے بولا تھا-

"ہاں.... یہ تو غلط ہے

I agree"!

ایشال اپنا سر ہاں میں ہلاتے ہوئے بولی-

"چلو جی, ان دونوں کی باتیں تو اب شروع ہو گئی ہیں, تم دونوں ہی یہ پیپرز کاٹ دو"ریان دور کھڑا ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا جواب بینچ پر بیٹھے مسکراتے ہوئے باتیں کر رہے تھے-

رمشہ اور ھاد ٹیبل کی دوسری جانب جا کر پیپرز کاٹنے میں مصروف ہو گئے-

☆☆☆☆☆

12 بج چکے تھے-ندا کی بائیں طرف ایشال اور دائیں طرف ریان کھڑا تھا- جبکہ جنید ایشال کے ساتھ اور ریان کے ساتھ رمشہ اور ھاد کھڑے تھے-ندا کی ممی ٹیبل پر جھک کر موم بتیاں جلا رہی تھی اور ندا کے پاپا اپنا سمارٹ فون نکالے اس منظر کو قید کر رہے تھے-

"ہیپی برتھ دے ٹو یو،ہیپی برتھ ڈے ٹو یو،ہیپی برتھ ڈے ڈئیر ندا،ہیپی برتھ دے ٹو یو"

مخصوص طرز کے ساتھ اس فقرے کا اختتام تالیوں کے ساتھ کیا گیا-ندا نے کیک کاٹا اور ایک پیس اس نے ریان کے منہ میں ڈالا-اور دوسرا اپنی ممی پاپا کے منہ میں-

ابھی وہ سب لوگ خوشگپیوں میں ہی مصروف تھے کہ ایشال کے موبائل پر کال آئی-

ایشال نے سکرین کی طرف دیکھا-کاشان کال کر رہا تھا-

دو دن سے اس نے کاشان سے کوئی بات نہیں کی تھی,وہ اس سے ناراض تھی-

اس نے کال کاٹی اور پھر سے اپنے ارد گرد بیٹھے اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہو گئی-

تھوڑی دیر بعد پھر سے کال آئی-

"کس کا فون ہے,کیوں نہیں اٹھا رہی" ندا نے اب کی بار اس سے پوچھا-

"کاشان کا" ایشال نے بے تاثر چہرے کے ساتھ مختصر سا جواب دیا-

"تو اٹھائو نا کال, ایسا کرو اسے بھی یہاں انوائیٹ کر لو" ندا نے تالی مارتے ہوئے مشورہ دیا-

"نہیں کیا ضرورت ہے, ویسے بھی کافی ٹائم ہو گیا ہے-" ایشال نے وضاحت دیتے ہوئے اسے ٹالا-

"اچھا مگر اس سے بات تو کر لو" تیسری بار بیل ہونے پر ندا نے اس سے کہا-

ایشال نے ہاں میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ کر ایک کونے میں چل دی-

"کاشان کون ہے" رمشہ نے ان لوگوں سے پوچھا-

"اسکا منگیتر" ریان نے جواب دیا-

"oh my God! is she engaged"?

رمشہ نے حیرانی سے منہ کھولتے ہوئے کہا-

"ہاں تو اس میں حیرانی والی کون سی بات ہے" ندا نے قدرے بے نیازی سے کہا-

"اسکا مطلب بس میں, ھاد اور جنید ہی بچے ہیں" رمشہ نے مسکراتے ہوئے کہا-

"تم اپنی فکر کرو میری چھوڑو" جنید نے جتاتے ہوئے کہا-

"مجھے کوئ ضرورت نہیں ہے اپنی فکر کرنے کی, کیوں ھاد" رمشہ نے معنی خیزی سے ھاد کی طرف دیکھا, جو اسے دیکھتے ہوئے مسکرا دیا-

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ" ایشال اپنی آواز قدرے دھیمی رکھتے ہوئے بولی۔

"یار مسئلہ مجھے نہیں تمہیں ہے, ناراض کیوں ہو مجھسے" دوسری طرف سے کاشان کی تفکر بھری آواز سنائی دی۔

"اچھا.... مطلب تم جو مرضی کرتے پھر واور مجھے ناراض ہونے کا حق بھی نہیں ہے۔" اب کی بار ایشال تنگ کر بولی۔

"میں نے کیا کیا ہے" دوسری طرف سے کاشان نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کیا مطلب تم نے کیا کیا ہے ؟.... تم نے میری مرضی جانے بغیر ہی اپنے گھر والوں کو میرے گھر ڈیٹ فکس کرنے بھیج دیا..... اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے کیا کیا ہے" ایشال خفگی سے ٹہلتے ہوئے فون بائیں کان سے لگاتے بولی۔

"تو یار اس میں حرج کیا ہے...." کاشان جھنجھلاتے ہوئے بولا تھا۔

"حرج....! حرج یہ ہے کہ تم ابھی سے سارے فیصلے خود کر رہے ہو, میری رائے تو تمہارے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی... بس تمہیں اپنی من مانی کرنی ہے" ایشال پیر پٹکتی بول رہی تھی۔

"اففففف یار! تم کیسی باتیں کر رہی ہو, تم جانتی ہو کہ تمہاری رائے میرے لیے بہت اہم ہے۔ اور شادی کا فیصلہ تو ہم دونوں کا لیا ہوا ہے نا! تو پھر اس میں مسئلہ کیا ہے" کاشان اب نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اتنی جلدی شادی نہیں کرنی, ہم دونوں نے مل کر ہی فیصلہ کیا تھا ناکہ تین سال بعد کریں گے تو پھر اب تم نے ابھی کا کیوں کہہ دیا ہے "ایشال اب کافی حد تک غصہ ختم کر چکی تھی۔

"میں نے تھوڑی کہا ہے, گھر والوں نے کہا ہے "کاشان نے اپنا دفاع کیا۔

"جو بھی ہو, تم اپنے گھر والوں سے کہو کہ ہمیں ابھی شادی نہیں کرنی۔"ایشال دوٹوک لہجے میں بولی۔

"اوکے میں کوشش کروں گا مگر پلیز اب یہ ناراضگی ختم کرو"کاشان لمبی آہ بھرتے ہوئے بولا۔

"ختم تو میں تب کرونگی جب تم ان سے اپنی بات منوالو گے, فی الحال کے لیے میں اپنی ناراضگی تھوڑی سی کم دیتی ہوں۔"

ایشال شوخ انداز میں بولی۔

"بہت شکریہ مہارانی صاحبہ, بندہ آپکا شکر گزار ہے۔"کاشان کی بات پر ایشال کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔دور بیٹھی ندا نے اسکی طرف دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے ریان کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئ۔

☆☆☆☆☆

آج ھاد اور رمشہ دونوں اکٹھے ہی گھر آئے تھے, مسئلہ بیگم بھی آج رقیہ بیگم کے ہاں ہی آئی تھی-

وہ سب لوگ ٹی وی لائونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے-

"آپکو پتہ ہے یہ اتنا شریف اور معصوم بنا ہوتا ہے یونی میں جیسے یہ پتہ نہیں ابھی ابھی پیدا ہوا ہو, میسنا کہیں کا" رمشہ ھاد کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے ھاد کے ساتھ صوفے پر بیٹھی بول رہی تھی-

"ارے ہے ہی میرا بیٹا اتنا معصوم, تم کیا بات کرتی ہو" نائلہ بیگم نے ھاد کی طرف داری کی, رقیہ بیگم نے کھل کر قہقہہ لگایا-

"پتہ نہیں وہ کونسی مائیں ہوتی ہیں, جو اپنی اولاد کو سپورٹ کرتی ہیں" رمشہ مصنوعی طور پر منہ بناتے ہوئے بولی-

"وہ مائیں میری ماما جیسی ہوتی ہیں" ھاد نے محبت پاش نظروں سے رقیہ بیگم کو دیکھا جو شفقت سے اسے دیکھتے مسکرا دی-

"جی نہیں یہ سارے مزے بس شادی سے پہلے ہی ہیں, بعد میں تو میں اپنی بہو کو سپورٹ کرونگی" رقیہ بیگم بڑے انداز سے بولی-

رمشہ نے ناز سے اپنے فرضی کالر تانے-

ھادنے اسے دیکھ کر قہقہہ لگایا- دونوں ہی

ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور دونوں کے والدین کی بھی یہی خواہش تھی-
الفاظ سے تو انہوں نے ابھی تک نہیں کہا تھا مگر یہ ان کہی سی کمیٹمنٹ ھاد کے تایہ کی وفات
کے بعد سے ہی ہو چکی تھی-رمشہ کو ھاد کی بیوی بننا تھا-

☆☆☆☆☆

"ہاں تم نے منع کر دیا اپنے گھر والوں کو" ایشال باہر لان میں ٹہلتے ہوئے فون کان سے لگائے
بول رہی تھی-
"ہاں کر دیا اب وہ کچھ دیر کی تاخیر کے لیے تو راضی ہو گئے ہیں- میں نے کہا کہ تمہاری
یونیورسٹی ختم ہونے کے بعد دیکھا جائے گا" کاشان نے اسے بتایا-

"یار میں نے کہا تھا کہ انہیں تین سال بعد کے لیے منائو,اور یونیورسٹی تو ایک سال میں ہی ختم ہو جائے گی میری "ایشال ناخنوں کو منہ سے چباتے ہوئے بولی-

"ہاں نا ایک سال تو گزرنے دو, باقی کا بعد میں دیکھا جائے گا "کاشان نے اپنی جان چھڑانا چاہی-

"اچھا تم میرے گھر والوں کو مت بتانا کہ یہ ڈیٹ ابھی فکس نا کرنے کا میں نے تم سے کہا ہے اور اپنے گھر والوں کو بھی سمجھادو, کہ میرا یہ راز عیاں نہیں ہونا چاہیے ورنہ بابا سے مجھے بہت مار تو نہیں البتہ ڈانٹ پڑے گی اور وہ ناراض بھی ہو جائیں گے-"ایشال معصوم سامنہ بناتے ہوئے اس سے بولی-

"فکر نہیں کرو, کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا,,,,اچھا بائے,اب فون رکھتا ہوں, گڈ نائٹ"

"بائے "ایشال نے فون بند کر دیا- وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے مسکرای-

"میں نے کبھی کوئی فیصلہ غلط نہیں کیا, سمجھے "وہ بادلوں میں چھپے چاند کو دیکھتے ہوئے جتانے والے انداز بولی-وہ جب بھی کوئی قدم اٹھاتی, چاند کو اپنا گواہ بنالیتی-اور چاند خوشی خوشی اسکی گواہی دے دیتا-

وہ واپس جانے کے لیے پلٹی جب پیچھے کھڑے احمد کو دیکھ کر چونکی-

"تم!"وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی-خوف تھا کہ کہیں اس نے سب کچھ سن نالیا ہو-

"آہاں.... کسی کو نہیں پتہ چلنا چاہئے کہ تم کیا گیم چلا رہی ہو" وہ اسے بھنویں اچکاتے دیکھتے ہوئے بولا-

ایشال کی تو سٹی بٹی گم ہو گئی,اسکا مطلب اس نے ساری باتیں سن لی تھی-

"میں پاپا کو بتاؤں گا,اور ڈنکے کے چوٹ پہ بتاؤں گا" وہ اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا ہوئے دھمکانے کے سے انداز میں بولا-

"تم..." ایشال نے اپنی شہادت کی انگلی اسکی آنکھوں کے سامنے کی-

"تمہارا ٹیسٹ تھا نا,فزکس کا! کیا بنا اسکا" ایشال اسکے سامنے اپنی انگلی لہراتے ہوئے بھنویں اچکاتے بولی-

اور اب دنگ رہنے کی باری احمد کی تھی-اسے وہ ٹیسٹ یاد آیا جس میں اس نے بیس میں سے چار نمبر لیے تھے-

ایشال اسکا اڑا رنگ دیکھ کر اندر بھاگی,احمد بھی اسکے پیچھے بھاگا,وہ اسکا اگلا قدم جان چکا تھا-

ایشال سیڑھیاں پھلانگتی, تیزی سے بھاگتی احمد کے کمرے میں گئی اور ایک کونے میں پڑا اسکا بیگ اٹھا کر زپ کھولی-

اسی دوران احمد ہانپتا ہوا اپنے کمرے میں داخل ہوا-

"یہ...." ایشال اسکے سامنے اسکا پیپر لہراتے ہوئے بولی-

"چار نمبر... ہممم یہ تو پچیس فیصد سے بھی کم ہے,پتہ ہے جب بابا کو یہ سب پتہ چلے گا تو وہ کیا کریں گے" ایشال دانت پیستے ہوئے بولی-

"کیا کریں گے "احمد آنکھوں میں خوف لیے دھیمی آواز میں بولا-

"وہ تمہاری پاکٹ منی بند کر دیں گے, تمہارا پلے سٹیشن بیچ دیں گے اور...."

"اور؟"احمد ہواس باختہ بولا-

"اور وہ تم سے تمہارا ٹیب بھی لے لیں گے "وہ اسکے سامنے چٹکی بجاتے بولی-

"ہائے"احمد اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھتا بولا-

"اور سنو"ایشال نے درشتی سے اسکے کانوں سے ہاتھ ہٹاتے کہا-

"ماما..."

"ماما بھی؟"اس نے بے یقینی سے اس سے پوچھا"

"ہاں ماما بھی!, وہ تمہارے پرنسپل سے ملیں گے اور پتہ ہے پھر کیا ہوگا؟"ایشال آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی-

"پھر پرنسپل انہیں میری ساری کمپلینز بتائیں گے جو ٹیچرز نے ان سے کی ہیں"احمد ہونٹوں پہ زبان پھیرتا تفکر کے عالم میں بولا-

"you got it my boy"

ایشال اسکو انگوٹھا دکھاتے ہوئے بولی-

"ٹھیک ہے ایک...ایک ڈیل کرتے ہیں, نا میں تمہارا راز کھولو نگا اور نا تم....ڈن؟"احمد ہاتھ کا مکا بناتے اسکے سامنے کرتا بولا-

"ڈیل ڈن"وہ اسکے مکے پہ اپنا مکا مارتے ہوئے بولی-

☆☆☆☆☆

"ایشال تمہارے اور کاشان کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے"

ایشال پارکنگ میں اپنی کار پارک کر کے ابھی اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی ہی تھی جب اسے اپنی طرف آتی ندا دکھائی دی۔

جس نے آتے ہی اس سے سوال داغا۔

"نہیں تو.... تم سے کس نے کہا" ایشال اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے بولی۔

"کسی نے نہیں، کل تم اس کا فون بار بار کاٹ رہی تھی نا، اس لیے شک ہوا مجھے" ندا اور ایشال چلتے ہوئے اب کوریڈور میں آ گئے تھے۔

"ان دونوں کا سین ہے۔ہے نا" کوریڈور میں ایک طرف بیٹھے ھاد اور رمشہ کے پاس سے گزرتے ہوئے ندا نے ایشال کے کان میں سرگوشی کی۔

"پتہ نہیں، تم نے ایسا کیوں کہا" ایشال ان دونوں پہ پیچھے مڑ کے ایک نظر ڈالتے ہوئے بولی۔

"تم نے دیکھا نہیں، کیسے ہمیشہ ایک ساتھ ہی رہتے ہیں، اتنا توریان بھی مجھے نہیں چپکتا، جتنا یہ رمشہ اس سے چپکی ہوتی ہے، چپکو چھپکلی!"

ندا منہ بسورتے ہوئے بولی تو ایشال نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

"whatever"!

ایشال اپنے کندھے پہ بکھرے بال جھٹکتی کلاس میں داخل ہو گئی۔

☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

New Era Magazine

**نوٹ**

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

**تعاون کا طلبگار**

**ادارہ (نیو ایرا میگزین)**